اتحاد بین المسلمین

وقت کی اہم ضرورت

از

مجاہد ملت مولانا محمد عبد الستار خان نیازی

وائس پریذیڈنٹ ورلڈ اسلامک مشن

رالدعوۃ الاسلامیہ لعالمیہ

مکتبہ رضو [illegible] ۱۱

نام کتاب ...... اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم ضرورت
مصنف ...... مولانا محمد عبدالستار خان نیازی

قیمت ...... دس روپے
ناشر ...... مکتبہ رضویہ ۴ ۲ر ۲ ساہیوال کالونی ملتان روڈ لاہور
نمبر ۲۵

اتحاد بین المسلمین آج ہی کا نہیں گزشتہ کئی صدیوں کا اہم مسئلہ ہے۔ اس مسئلے پر درد دل رکھنے والے حضرات پہلے بھی بہت کچھ کہتے اور لکھتے رہے ہیں اور آج بھی اس کا سلسلہ جاری ہے لیکن جس قدر اس میں پیش رفت ہوئی ہے اور مسلمان اعتصام بحبل اللہ میں اپنی زندگی کے آثار و علائم کی تلاش میں بڑھنے لگتے ہیں اسی قدر اسلام دشمن طاقتیں شازشوں اور ریشہ دوانیوں سے ان کو پیچھے دھکیل دیتی ہیں کیونکہ وہ اپنی زندگی اسی میں پاتی ہیں۔ اسی سلسلہ میں مولانا محمد عبدالستار خان نیازی نے ایک مضمون لکھا جس میں اس نیک مقصد کے حصول کے لئے چار نکاتی اتحادی فارمولا بھی پیش فرمایا تھا۔ یہ طریق مضمون نوائے وقت میں شائع ہوا تھا اور اس پر تحسین و تنقید ہر دو پہلو سے اظہار خیال بھی کیا گیا تھا۔ زیر نظر کتابچہ دراصل اسی مضمون پر مشتمل ہے۔ اس میں ابتدائیہ کے عنوان سے مولانا نے ایک مختصر فکر انگیز مضمون بھی لکھا ہے اور ناظم مکتبہ نے عرض ناشر کے عنوان سے اس موضوع پر دلائل کے ساتھ بحث کی ہے اللہ کرے اہل دل کی اس خواہش کی تکمیل ہو اور مسلمان اتحاد و یک جہتی کے وہی مناظر پھر پیش کریں جو اسلام کو مطلوب ہیں۔

یہ کتابچہ ۱۳۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتابت و طباعت عمدہ اور کاغذ اچھا لگایا گیا ہے۔

تبصرہ نگار سلیم تابانی

باقی رکھتے اور دُنیا کو بتاتے کہ ہمارے آقا اور مولیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم رحمتِ کائنات ہونے کے باوجود حضرت عبد اللہ کے صلب سے پیدا ہوئے۔ ہر شخص مزارِ مقدّس کی نادر تاریخی یادگار کو دیکھ سکتا۔ حضور کے والدین کریمین کے مزارات کی موجودگی سے عقیدۂ عیسائیت اقانیمِ ثلاثہ و الوہیتِ عیسیٰ کی تردید کے ساتھ ساتھ اسلامی توحید کی زبردست تائید ہو جاتی۔ اُسے یہ بھی معلوم نہیں کہ آج کل کی حکومتوں کا دستور ہے کہ باہر سے آنے والے حکمرانوں کو ایک گمنام سپاہی کی قبر پر لے جاتے ہیں۔ اگر ان کے مقابلہ میں بیرونی حکمرانوں کو سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم کے والدِ مکرّم کے مزارِ پُر انوار پر لے جاتے تو نہ صرف عقیدۂ توحید کو تقویت ملتی بلکہ دینِ قیّم کی تاریخ ساز حیثیّت بھی واضح ہو جاتی۔ علاوہ ازیں ۳۱۳[1] نجدی وہابیوں کو جرمِ تنقید و احتساب کی پاداش میں تہ تیغ کرنا اور چار سو سے زائد پاکستانی شہریوں کو (جو سعودیہ کے اقامہ اور ویزے رکھتے تھے) جلا وطن کر دینا کون سی دینی خدمت ہے، جس کے تصوّر میں معترض پاگل ہوا جا رہا ہے۔[2]

۱۔ ۱۳۹۹ھ / نومبر ۱۹۷۹ء میں ۳۱۳ نجدی وہابیوں نے بیت اللہ شریف میں جمع ہو کر موسمِ حج کے موقع پر حکومت سعودیہ کی غلط معاشرتی، معاشی اور مذہبی پالیسیوں پر تنقید کی اور حکومت کو اصلاحِ احوال کا مشورہ دیا۔ "نازک مزاج شاہاں تابِ سخن ندارند" کے مصداق تنقید و احتساب کرنے والوں کو منافق و مرتد قرار دے کر قتل کر دیا اور اس مہم کے دوران بیت اللہ میں گولیاں چلائیں اور توپوں سے گولہ باری کر کے حجاج بن یوسف کے بعد زبردست بے حرمتی کا ارتکاب کیا۔

۲۔ ہم معترض کی توجہ خاص طور پر اس دل خراش واقعۂ ہائلہ کی جانب مبذول کروانا ضروری سمجھتے ہیں جو ہم تک حضرت مولانا حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری (مشہور محقق و عالمِ دین) کی زبانی پہنچا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ:۔

"مدینہ منورہ میں ایک شخص اقامہ لے کر اہل و عیال سمیت رہائش پذیر تھا۔ اُس کی اہلیہ دو خورد سال بچے چھوڑ کر فوت ہو گئی تھی، وہ کام کاج پر جانے سے قبل بچوں کو کھانا کھلا کر جاتا۔ ایک صبح وہ ناشتہ لینے کے نکلا تو نجدی پولیس نے اُسے پکڑ لیا۔ اس نے کہا کہ میرا (باقی بر صفحہ آئندہ)